بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل ربوہ

ایڈیٹر: روشن دین تنویر

یوم سہ شنبہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰ | ۱۰ ہجرت ۱۳۴۵ ہش | ۱۷ محرم ۱۳۸۶ھ | ۱۰ مئی ۱۹۶۶ء | نمبر ۱۰۷

خالصۃً احمدی خواتین کے چندوں سے تعمیر ہونیوالی

ڈنمارک کی سب سے پہلی مسجد کا سنگ بنیاد رکھ دیا گیا

سنگ بنیاد اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے درمیان محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے رکھا

اس مبارک تقریب میں اسلامی ملکوں کے سفارتی نمائندوں اور مختلف ملکوں کے مسلمانوں کی شرکت

کوپن ہیگن (بذریعہ کیبل گرام) یہ خبر نہایت درجہ خوشی اور مسرت کے ساتھ سنی جائے گی کہ مورخہ ۶ مئی ۱۹۶۶ء بروز جمعۃ المبارک ڈنمارک میں تعمیر ہونے والی سب سے پہلی مسجد کا سنگِ بنیاد رکھ دیا گیا۔ سنگ بنیاد اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے درمیان محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر تحریک جدید نے رکھا۔ اس مبارک تقریب میں ڈنمارک کے نو مسلم احمدی احباب کے علاوہ ڈنمارک کے بعض سربرآوردہ حضرات متعدد اسلامی ملکوں کے سفارتی نمائندوں اور علی الخصوص بین الاقوامی عدالت کے جج محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب اور پاکستان کے وزیر قانون جناب ایس ایم ظفر صاحب (جو آج کل یورپی ممالک کے دورہ پر ہیں) نے بھی شرکت فرمائی۔

یہ امر خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ لنڈن اور ہیگ کی عالیشان مساجد کی طرح ڈنمارک کے دارالحکومت کوپن ہیگن میں تعمیر ہونے والی یہ پہلی مسجد بھی جماعتِ احمدیہ کی ایثار پیشہ خواتین نے خالصۃً اپنے چندوں سے بنانے کا عزم کیا ہے اس مسجد پر خرچ ہونے والی تین لاکھ روپے کی رقم کا معتدبہ حصہ انہوں نے حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی خصوصی توجہ اور کوشش کے نتیجہ میں بحمد اللہ پہلے ہی فراہم کر دیا ہے۔ بقیہ رقم کے وعدہ جات موصول ہو چکے ہیں۔ امید ہے یہ بقیہ رقم بھی انشاء اللہ العزیز جلد فراہم ہو جائے گی۔

اس مسجد کو یہ امتیازی خصوصیت بھی حاصل ہے کہ احمدی خواتین نے اسے سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نہایت مقدس و بابرکت عہد خلافت پر ۱۹۶۴ء میں پچاس سال پورے ہونے پر اللہ تعالیٰ کے حضور میں اظہار تشکر کے طور پر یادگار کے رنگ میں تعمیر کرنے کا بیڑا اٹھایا ہے۔ دوسری امتیازی خصوصیت اس مسجد کو یہ حاصل ہے کہ اس کی تعمیر کا منصوبہ خود سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے عہدِ خلافت میں بنایا تھا اور لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی درخواست پر احمدی خواتین کو از راہ شفقت یہ اجازت مرحمت فرمائی تھی کہ وہ اپنے فراہم کردہ چندوں سے اسے تعمیر کریں۔ پھر اس کی تعمیر کا آغاز سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی راہ نمائی اور ہدایات کے بموجب آپ کے عہد خلافت میں ہوا ہے۔ اس طرح یہ خلافتِ ثانیہ اور خلافتِ ثالثہ کے دونوں مبارک دوروں کی طرف منسوب ہوتے ہوئے خلافت ثالثہ کے نئے مبارک دور میں یورپ میں تعمیر ہونے والی پہلی مسجد ہے

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۹ مئی۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔

کل نماز مغرب کے بعد حضور نے مسجد مبارک میں تشریف فرما ہو کر احباب کو نہایت اہم اور قیمتی ارشادات سے نوازا۔ حضور نے اس مجلس میں مکرم ڈاکٹر لال دین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ یوگنڈا (مشرقی افریقہ) سے جو حال ہی میں وہاں سے تشریف لائے ہیں وہاں تبلیغ اسلام کے حالات سنے۔ حضور کے ارشاد کی تعمیل میں مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف نے باقاعدہ تقریر کے رنگ میں احباب سے خطاب بھی فرمایا۔ جو نصف گھنٹے تک جاری رہا۔ آپ نے یوگنڈا میں تبلیغ اسلام مساجد کی تعمیر اور مدارس کے قیام کے سلسلہ میں بہت ایمان افروز تفاصیل بیان فرمائیں۔ بعد ازاں قریباً نصف گھنٹہ تک حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی احباب کو ایک بصیرت افروز خطاب سے نوازا۔ حضور نے نئے مبلغین کی تیاری اور افریقہ میں تبلیغی جدوجہد کو زیادہ مؤثر بنانے اور اس میں وسعت پیدا کرنے سے متعلق نہایت اہم امور پر روشنی ڈالی۔ آخر میں حضور نے اجتماعی دعا کرائی۔ اور یہ نہایت ہی بابرکت اور ایمان افروز مجلس ساڑھے آٹھ بجے کے قریب اختتام پذیر ہوئی۔

۲۸/۲۹ اپریل ۱۹۶۶ء کی درمیانی شب گیارہ بجے میری بھتیجی عزیزہ امۃ المالک خرم ایم۔ اے بنت برادرم پیر صلاح الدین صاحب ڈپٹی کمشنر کیمل پور کے ہاں بفضلہ تعالیٰ پہلا لڑکا ہوا ہے۔ دادی نے فخر احمد نام رکھا ہے۔ بچہ عزیز ڈاکٹر پیر منیر احمد ابن برادرم پیر محمد اقبال احمد صاحب ایڈووکیٹ ایس بی این لاہور کا بیٹا، ہمارے ابا جان حضرت پیر اکبر علی صاحب کا پڑپوتا اور حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ کا نواسی زادہ ہے۔ احباب نومولود کے خادم احمدیت۔ نیک اور نیک بخت ہونے کے لئے دعا کر کے ممنون فرما دیں۔

(خاکسار پیر معین الدین ربوہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث سے ملاقات کا وقت

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے موسم گرما میں دفتری ملاقاتوں کے لئے نو بجے صبح کا اور عام ملاقاتوں کے لئے دس بجے صبح کا وقت مقرر فرمایا ہے۔ ملاقات کرنے والے احباب مقررہ اوقات سے چند منٹ قبل دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں تشریف لے آیا کریں۔ یہ امر بھی یاد رہے کہ منگل اور جمعہ کے دن ملاقات نہیں ہوگی۔ (پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۶۶ء

کشتیٔ نوحؑ

جیسا کہ ہم نے ایک گزشتہ اداریہ میں واضح کیا ہے۔ ہفت روزہ شہاب" کے اظہار رمزی صاحب بھی جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کو تو اب چھپا نہیں سکتے۔ اس لئے انہوں نے بھی وہی مرغوب اسلحہ استعمال کرنے کی کوشش کی ہے۔ جو ہمارے بعض اہل قلم حضرات جماعت کی تبلیغی مساعی کے اخفا کے لئے اب کرتے ہیں کہ جماعت احمدیہ اسلام کی نہیں بلکہ "قادیانیت" کی تبلیغ کرتی ہے۔ چنانچہ اظہار رمزی صاحب بھی فرماتے ہیں:-

"رمزی اخبار الفضل کا بے حد ممنون ہے کہ اس نے ۹ اپریل کی اشاعت میں تبلیغ اسلام کا مفہوم واضح کر دیا۔ چنانچہ اسی اشاعت کے صفحہ ۴ پر کسی "مکرم روشن دین احمد صاحب کی ایک رپورٹ شائع ہوئی ہے۔ جسے اس عنوان سے سجایا گیا ہے۔

"ممباسہ (مشرقی افریقہ) میں تبلیغ اسلام" "ملاقاتیں اور لٹریچر کی تقسیم"

اس رپورٹ میں رپورٹ دینے والے "مکرم مولوی صاحب" لکھتے ہیں:-

"عرصہ زیر رپورٹ میں علاقہ کے مشہور علماء اور گورنمنٹ کے آفیسرز سے ملنے کا موقعہ ملا۔ شیخ علوی۔ یہ ممباسہ میں مسلمہ عالم ہیں۔ عربی کے ماہر ہیں۔ ان سے تین دفعہ ملاقاتیں ہو چکی ہیں۔ احمدیت کے مداح ہیں۔ جماعت کی خدمت اسلامی کے قائل ہیں۔

قاضی القضاۃ محمد بن قاسم۔ ایک عرب عالم ہیں ان سے تین دفعہ ملاقات ہو چکی ہے۔ ان کو سیدنا حضرت اقدس المسیح الموعود علیہ الصلوٰۃ والسلام (نقل کفر کفر نباشد) کی بعض کتابیں بھی مطالعہ کے لئے دی تھیں۔ اس کے بعد جب ان سے ملاقات ہوئی تو ان کتب سے خاصے متاثر معلوم ہوتے تھے۔

احمد بن عمر۔ یہ نوجوان افریقن ہے (رمزی کو نام سے یہ بھی مسلمان ہی معلوم ہوتے ہیں) اور دینیات سے دلچسپی لیتا ہے۔ ان کو کشتی نوح کا سواحیلی ترجمہ اور اخبارین سواحیلی اور انگلش مطالعہ کے لئے دی ہوئی ہیں۔"

آگے چل کر جو کچھ فرماتے ہیں۔ اس کا لب لباب یہ ہے کہ بعض لائبریریوں اور سوسائٹیوں میں لٹریچر "بذریعہ ڈاک بھیجا گیا۔ ممباسہ میں بھی "لٹریچر" تقسیم کیا گیا اور زبانی تبلیغ کی گئی۔ احمدیہ مشن ہاؤس میں بھی افریقن نوجوان آتے رہتے ہیں اور "عیسائیوں کے کئے ہوئے سوالات" (ظاہر ہے افریقن مسلمان ہوں گے اور اسلام پر اعتراض کرتے ہوں گے) کے جواب پوچھتے ہیں اور وغیرہ وغیرہ۔

نہ جانے محترم "الفضل" صاحب اس رپورٹ کا کیا ترجمہ کریں گے۔ اور مشرقی افریقہ کے مسلمان علماء اور محققین میں قادیانی "لٹریچر" کی تقسیم کو کس جہت سے تبلیغ اسلام اور خدمت اسلام کا نام دیں گے۔ رمزی کے ناقص فہم میں تو یہی بات آتی ہے کہ اس رپورٹ میں مشرقی افریقہ کے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے کارناموں کا ذکر زیادہ ہے۔"

(ہفت روزہ شہاب لاہور ۲۴ اپریل ۱۹۶۶ء)

رمزی صاحب یہاں مسلمانوں کو احمدیت کے خلاف تنفر کرنے کے لئے یہ تصور دینا چاہتے ہیں کہ مشرقی افریقہ میں احمدی مبلغ جو لٹریچر پھیلاتے ہیں۔ یا جو کتابیں خود مسلمان علماء کو بھی پڑھنے کے لئے دیتے ہیں۔ وہ اسلام کے متعلق نہیں ہوتیں بلکہ "قادیانیت" کے متعلق ہوتی ہیں۔ جو گویا ان کے زعم میں (نعوذ باللہ) اسلام کی ضد ہے۔ یہ ایسی ہی بات ہے جیسے کہ کوئی شخص حضرات ابن تیمیہؒ اور ابن قیمؒ یا حضرات مجدد الف ثانیؒ یا حضرت ولی اللہ شاہؒ یا حضرت شاہ اسمٰعیل شہیدؒ کا لٹریچر کسی مسلمان کو تبلیغ اسلام کی نیت سے پڑھنے کے لئے دے تو کہا جائے کہ یہ اسلام کی تبلیغ نہیں ہے۔

چونکہ یہ حوالہ رمزی صاحب نے پیش کیا ہے۔ اس میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصنیف کشتی نوح کا بھی ذکر ہے۔ ہم ذیل میں کچھ عبارتیں اس کتاب سے بھی درج کرتے ہیں۔

"اور تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑ دو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے۔ جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے۔ وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔ جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے۔ ان کو آسمان پر مقدم رکھا جائے گا۔ نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن۔ اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال نبی کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو۔ تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ۔ اور یاد رکھو کہ نجات وہ چیز نہیں جو مرنے کے بعد ظاہر ہوگی۔ بلکہ حقیقی نجات وہ ہے کہ اسی دنیا میں اپنی روشنی دکھلاتی ہے۔ نجات یافتہ کون ہے؟ وہ جو یقین رکھتا ہے۔ جو خدا سچ ہے۔ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہے۔ اور آسمان کے نیچے نہ اس کے ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے۔ اور نہ قرآن کے ہم مرتبہ کوئی اور کتاب ہے اور کسی کے لئے خدا نے نہ چاہا کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے۔ مگر یہ برگزیدہ نبی ہمیشہ کے لئے زندہ ہے۔" (کشتی نوح صفحہ ۱۳)

"سو اے وے تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے۔ جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔ سو اپنی پنج وقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو۔ کہ گویا تم خدا تعالےٰ کو دیکھتے ہو۔ اور اپنے روزوں کو خدا کے لئے صدق کے ساتھ پورے کرو۔ ہر ایک جو زکوٰۃ کے لائق ہے وہ زکوٰۃ دے اور جس پر حج فرض ہو چکا ہے۔ اور کوئی مانع نہیں وہ حج کرے۔ نیکی کو سنوار کر ادا کرو۔ اور بدی کو بیزار ہو کر ترک کرو۔ یقیناً یاد رکھو کہ کوئی عمل خدا تک نہیں پہنچ سکتا۔ جو تقوےٰ سے خالی ہے ہر ایک نیکی کی جڑ تقوےٰ ہے۔ جس عمل میں یہ جڑ ضائع نہیں ہوگی۔ وہ عمل بھی ضائع نہیں ہوگا۔" (ایضاً صفحہ ۱۴)

"میرا مذہب یہ ہے کہ تین چیزیں ہیں کہ جو تمہاری ہدایت کے لئے خدا نے تمہیں دی ہیں۔ سب سے اول قرآن ہے۔ جس میں خدا کی توحید اور جلال اور عظمت کا ذکر ہے۔ اور جس میں ان اختلافات کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ جو یہود اور نصاریٰ میں تھے۔ جیسا کہ یہ اختلاف اور غلطی کہ عیسےٰ بن مریم صلیب کے ذریعہ قتل کیا گیا۔ اور وہ لعنتی ہوا۔ اور دوسرے نبیوں کی طرح اس کا رفع نہیں ہوا۔ اسی طرح قرآن میں منع کیا گیا ہے کہ بجز خدا کے تم کسی چیز کی عبادت کرو۔ نہ انسان کی نہ حیوان کی نہ سورج کی نہ چاند کی نہ کسی اور ستارہ کی اور نہ اسباب کی اور نہ اپنے نفس کی۔ سو تم ہوشیار رہو اور خدا کی تعلیم اور قرآن کی ہدایت کے برخلاف ایک قدم بھی نہ اٹھاؤ۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے۔ وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے۔" (ایضاً صفحہ ۲۴)

ہم رمزی صاحب سے پوچھتے ہیں کیا یہ اسلام ہے یا "قادیانیت" اگر قادیانیت یہی ہے تو پھر اسلام کیا ہے؟ سو اگر ممباسہ کے قابل احترام مبلغ نے ایک مسلمان عالم کو "کشتیٔ نوح" پڑھنے کے لئے دی تو اس نے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کا کون کام کیا ہے۔ کیا ایک مسلمان سے یہ کہنا کہ قرآن کے احکام پر عمل کرو۔ اور سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل پیرا ہو اور احادیث رسول اللہ کو مانو تو مسلمانوں کو گمراہ کرنا ہے؟ (باقی)

[redacted]

فضائل القرآن

حضرت یونس علیہ السلام — قرآن حکیم کی روشنی میں

(محترم شیخ عبد القادر صاحب۔ لاہور)

نویں صدی قبل مسیح کے شروع میں حضرت یونس علیہ السلام اسرائیل میں پیدا ہوئے وہ جات حفر گاؤں کے باشندہ تھے جو کہ ناصرہ بستی سے تین میل کے فاصلہ پر زبولن فرقہ کے حدود میں واقع تھا۔ آپ حضرت الیاسؑ اور الیشعؑ کے بعد ہوئے ہیں۔ آپ کے زمانہ میں حضرت سلیمان علیہ السلام کی چھوڑی ہوئی سلطنت شمالی اور جنوبی دو حصوں میں منقسم تھی۔ شمالی حصہ اسرائیل کہلایا اور جنوبی حصہ یہودیہ۔ حضرت یونس علیہ السلام کے زمانہ میں اسرائیل پر ایک طرف آرامی حملہ آور تھے۔ دوسری طرف آشوری ایک مستقل خطرہ بن چکے تھے۔ آشوری افواج قاہرہ کے سامنے اسرائیل کا ٹھہرنا ممکن نہیں تھا۔ شاہ اسرائیل یاہو نے چپکے سے سلطنت آشور کی اطاعت قبول کر لی (۸۳۹ ق م) اس باب میں بائیبل بالکل خاموش ہے لیکن آشوری بادشاہ شلمانصر کے ایک کتبہ میں لکھا ہے:-

"اسرائیل کے بادشاہ یاہو بن عمری ہمارا باجگزار بن گیا۔ اس نے ہمیں چاندی، سونا، طلائی ساغر، سونے کے کٹورے۔ سونے کی صراحیاں، سیسہ۔ شاہی عصا۔ تختے بطور خراج پیش کئے۔"

کتبہ کے نقوش میں شاہ اسرائیل شلمانصر کے سامنے سجدہ ریز ہے۔ اور اس کی قدم بوسی کر رہا ہے۔ آرامیوں نے سلطنت اسرائیل کی کمزوری کو بھانپ کر دریائے یردن کے مشرقی مقبوضات اور حماۃ و دمشق پر قبضہ کر لیا۔

اس پس منظر میں ایک درویش نبی ہمیں ابھرتا ہوا نظر آتا ہے۔ اس نے قوم کو پیغام دیا کہ بعل پرستی سے توبہ کرو۔ یہ ساری مصیبت اللہ تعالےٰ کی سرکشی، نافرمانی اور ظلم و معصیت کا نتیجہ ہے۔ قوم نے آپ کی آواز پر کان نہیں دھرا۔ بعل پرستی اور فسق و فجور کی جڑیں اور مضبوط ہو گئیں۔ الیاس اور الیشع بھی اس قوم سے بیزار رہے۔ حضرت یونس علیہ السلام اس صورت حالات سے بہت دل برداشتہ ہوئے۔ انہوں نے فیصلہ کر لیا کہ اس سرکش قوم سے میں اب منہ موڑ کر کہیں اور چلا جاؤں گا ایک دن غصہ میں بھرے ہوئے آپ اپنے گھر سے نکلے، اپنے وطن عزیز کو خیر باد کہا اور مغرب میں ساحل کی جانب روانہ ہو گئے۔ اللہ تعالےٰ کی طرف سے ابھی ہجرت کا اذن نہیں ہوا تھا لیکن دل مطمئن تھا کہ میرا یہ قدم درست ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کی طرف سے پکڑ نہیں ہو گی۔ ترسیس کی طرف جانے والے ایک جہاز میں آپ کو جگہ مل گئی۔ راستہ میں سمندر نہایت درجہ متلاطم تھا۔ مسافروں نے اپنے عقیدہ کے مطابق قرعہ ڈالا کہ کس شخص کو سمندر کی بھینٹ چڑھایا جائے۔ حضرت یونسؑ کا نام نکلا۔ انہوں نے آپ کو سمندر میں پھینک دیا۔ حضرت یونسؑ کو یقین ہو گیا کہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے یہ ایک ابتلا ہے۔ ایک غلام اپنے آقا کا مشن چھوڑ کر بھاگ آیا۔ یہ اسی کی سزا ہے۔ آپ غوطے بھی کھا رہے تھے۔ اور بحر ظلمات میں جناب الٰہی میں یہ دعا بھی کر رہے تھے۔

لا الٰہ الا انت سبحٰنک انی کنت من الظٰلمین کہ اے میرے خدا تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے۔ میں ہی خطاکار تھا۔ میں یقیناً ظلم کرنے والوں میں سے تھا کہ اصل مشن کو چھوڑ کر تیرے اذن کے بغیر بھاگ آیا۔ سمندر کی گہرائیوں میں سے ایک بڑی مچھلی نمودار ہوئی اس نے دعائیں کرنے والے اس بزرگ کو آناً فاناً نگل لیا۔ جب تک آپ کے ہوش و حواس بجا رہے آپ کی زبان پر یہی دعا تھی۔ شارک مچھلی کے بطن میں یہ عجیب خاصیت ہے کہ وہ اپنے شکار کو ہضم کئے بغیر کئی دنوں تک محفوظ رکھ سکتی ہے۔ اور بعض دفعہ وہ جوں کا توں اگل دیتی ہے۔ جب وہ اگلتی ہے تو ٹنوں کے حساب سے مچھلیاں اور نگلی ہوئی چیزیں اس کے جبڑوں سے ایک فوارے کی صورت میں باہر نکلتی ہیں۔ اور سطح سمندر پر دور دور تک بکھر جاتی ہیں۔ نگلنا اور پھر بعض دفعہ اگلنا شارک مچھلی کا معمول ہے۔ حضرت یونسؑ کو نگلنے کے بعد ساحل کے قریب آ کر اس نے اگل دیا۔ آپ ساحل پر آن گرے۔ جب ہوش آیا تو جسم بیمار تھا لیکن روح اس معجزہ کے پیش نظر عرش الٰہی کے سامنے سجدہ ریز تھی۔ سایہ کے لئے اور حدت شدیدہ کے علاج کے لئے ایک کدو کی بیل وہاں موجود تھی۔ شارک کا اگلا ہوا اگر بچ جائے تو بعض دفعہ بحالی صحت میں کئی مہینے لگ جاتے ہیں۔ قدرت نے اس حدت زدہ مریض کی غذا، علاج اور سایہ کا کام کدو کی بیل سے لیا۔ کدو ان علامات میں ایک نعمت غیر مترقبہ ہے۔ کئی ماہ کے بعد جب آپ ہلکی شفایاب ہو گئے تو اللہ تعالےٰ نے حکم دیا کہ اب بنی اسرائیل کے پاس جانے کی بجائے بنی اسرائیل کے دشمنوں کے پاس جاؤ اور ان میں توبہ کی منادی کرو۔ کیونکہ بنی اسرائیل کے مصائب کا باعث ان کے خون آشام دشمن ہیں۔ پھر وہاں شام و فلسطین کے ہزاروں غلام لیے ہوئے ہیں جو کہ یونس ہی کی قوم کے ہیں۔ نینوای آشوریوں کی مرکزی بستی تھی۔ آشوری کتبات میں نینوای کو نونیہ کہا گیا ہے۔ نونیہ کے معنی "نون بستی" کے ہیں۔ نون بستی کی طرف مبعوث ہونے کے بعد "صاحب الحوت"، "ذوالنون" بن گئے۔ یعنی نون بستی والے پیغمبر۔

حضرت یونس علیہ السلام کے وقت نینوای ایک عظیم الشان شہر تھا۔ آبادی ایک لاکھ سے اوپر تھی۔ اس میں عظیم الشان عمارات تھیں۔ شاہی محلات باغات اور نہروں کی یہ بستی مرفہ الحالی میں اپنی مثال آپ تھی۔ دجلہ کے مشرق میں یہ شہر صدیوں سے آباد تھا۔ شام و فلسطین سے دو سو سالہ جنگوں میں ہزاروں غلام بنائے گئے۔ جو کہ اہل نینوای کی خدمت پر مامور تھے۔ خود آشوری سامی نسل سے ہے۔ نینوای سامی نسل کا گہوارہ تھا۔ ایک عبرانی پیغمبر اپنے بھائی بندوں کے پاس بھیجا گیا۔ نینوای کے حاکم "آشوری بڑے جابر حکمران اور ظالم فاتح تھے۔ جن ملکوں کو تاراج کرتے وہاں کے لوگوں کو طرح طرح کی عقوبتیں دے کر دہشت پھیلانے کی کوشش کرتے جو لوگ مقہور و مغضوب ہوتے۔ ان کے اعضا کاٹ کاٹ کر انہیں دکھ دیتے تھے یا انہیں پنجروں میں بند کر کے لٹکا دیتے تھے۔ اور طرح طرح کے عذاب دے کر مارتے تھے۔"

نویں صدی قبل مسیح میں بادشاہ اشوزر نے اپنی فتح کا کتبہ بایں الفاظ لکھوایا:-

"میں نے ان آدمیوں میں سے نصف کو قتل کر ڈالا۔ اور نصف کو غلاموں کی طرح اپنے ساتھ لے گیا۔ شہر کے باہر ایک ہرم بنوایا اور بعض باغی سرداروں کی کھالیں کھچوا کر اس ہرم پر لٹکوائیں۔ بہت سے لوگوں کو دیوار میں چنوایا اور بہت سے لوگوں کے بدن میں لکڑی داخل کروائی۔ بہت سے باغیوں کو اپنے سامنے بلوا کر ان کی کھالیں کھچوا دیں اور دیواروں پر لٹکوائیں۔"

ایک دوسرے کتبہ میں لکھا ہے:-

"میرے سپاہی عقاب کی طرح شہر پر چھا گئے۔ اس شہر کو تباہ و برباد کر دیا۔ ان کی نعشوں سے ایک ہرم بنوایا۔"

آشوریوں کے مقابل پر بنی اسرائیل۔ آرامی اور عرب ہمسایہ قبائل متحد ہو گئے۔ بنی اسرائیل اور ان کے اتحادی اس ظلم و عدوان کا پہلے تو بے جگری سے مقابلہ کرتے رہے لیکن آشوریوں کی طاقت جب بہت بڑھ گئی تو شاہ اسرائیل نے اپنے اتحادیوں کے مشورہ کے بغیر آشور کی اطاعت قبول کر لی اور خراج دینا منظور کر لیا۔ ملک کی دولت ہر سال آشوریہ میں منتقل ہو جاتی۔

چونکہ اسرائیل اتحادیوں سے الگ ہو گیا اس لئے آرامیوں نے اسرائیل کے بعض مقبوضات ہتھیا لئے۔ دمشق حماۃ اور شرق اردن کے مقبوضات چھن گئے۔ اسرائیل اور یہودیہ کی اندرونی چپقلش اس کے علاوہ تھی۔ ان حالات میں حضرت یونس علیہ السلام مبعوث ہوئے۔ ان کی بعثت کے بعد حالات نے پلٹا کھایا۔ غلاموں اور مظلوموں کی آہیں رنگ لائیں۔ آشوری اب خود مبتلائے مصیبت

ہوگئے، رعایا باغی ہوگئی۔ جلد جلد بادشاہ بدلنے لگے۔ جنوب مشرق میں بابلی آنکھ کھڑے ہوئے شمال میں اراراتی قبائل برسرِ پیکار ہوگئے مغرب میں دمشق اور شام کے لوگ قابو سے باہر تھے۔ آفاتِ سماوی نے سارے ملک کو گھیر لیا۔ طاعون قریہ قریہ پھیلنے لگی۔ نصف صدی تک (۷۴۶ - ۷۹۵ ق م) سلطنت آشور روبہ زوال رہی[1]۔ اسی دوران بنی اسرائیل نے بھی چین کا سانس لیا۔ چونکہ لوہا گرم تھا اور دل نرم۔ حضرت یونس کو حکم ہوا کہ آشوریوں کی ایک مرکزی بستی میں جاکر توبہ کی منادی کرو۔ اس بستی میں شام و فلسطین کے لوگ غلامی کی صعوبتیں جھیل رہے تھے۔ ایک عبرانی پیغمبر کو ہم توبہ کی منادی کرتے اور عذابِ الٰہی سے ڈراتے ہوئے پاتے ہیں۔ اس نے اعلان کیا کہ

"چالیس دن کے بعد نینوی
برباد ہوجائے گا۔"

یہ بربادی ساری آبادی کے سامنے منڈلا رہی تھی۔ شمال، جنوب اور مغرب کی ہمسایہ اقوام میں انتقام کے شعلے اُٹھ رہے تھے۔ طاعون ملک میں اپنا دامن پھیلا رہی تھی۔ قلوب کی دنیا میں ایک غلغشار پیدا ہوا۔ شدید اضطراب کی لہر دوڑ گئی۔ حضرت یونسؑ عذابِ الٰہی کی خبر کو تقدیرِ مبرم سمجھ کر شہر کے باہر جاکر نینوی کے آخری لمحات گنتے لگے۔ شہر میں خوف و ہراس تو پہلے ہی پھیلے ہوا تھا (۷۶۳ ق م میں) سورج گرہن لگنے سے لوگوں کو یقین ہوگیا کہ موعودہ عذاب کی آمد آمد ہے[2]۔ آبادی میں ایک کہرام مچ گیا۔ سارا شہر توبہ پر آمادہ ہوگیا۔ لیکن وہ منادی غائب تھا جس کے ہاتھ پر اہلِ نینوی توبہ کا بپتسمہ لینے کے لئے تیار تھے۔ توبہ کا ایک طریق ان کی سمجھ میں آیا۔ خورد و کلاں اور ذکور و اناث نے لباسِ فاخرہ اتار دیا۔ ٹاٹ کا لباس پہن لیا۔ جانوروں کو چارہ نہیں ڈالا۔ ماؤں نے اپنے جگر گوشوں کو دودھ نہیں دیا۔ سروں میں خاک ڈالی۔ سارا شہر آہ و بکا و گریہ و زاری سے میدانِ کربلا بن گیا۔ اس قوم کی توبہ قبول ہوگئی۔ وہ عذاب جو کہ نینوی کے دروازے کھٹکھٹا رہا تھا ٹل گیا۔ حضرت یونس علیہ السلام نے جب دیکھا کہ شہر جوں کا توں ہے تو انہیں یہ امر بہت

1. Essentials of Bible History by Mould P. 238-239
2. Mesopotamia by Delaporte. P. 253

شاق گزرا۔ آپ نے خیال کیا کہ اب میں دنیا کو کیا منہ دکھاؤں گا۔ لوگ کہیں گے کہ اس کی پیشگوئی غلط نکلی۔ حضرت یونسؑ نے جہاں مقام کیا ہوا تھا وہاں ایک ہری بھری بیل تھی۔ اس کے سایہ میں وہ آرام کیا کرتے۔ اسے ایک ہی رات میں کیڑا چاٹ کر گیا۔ بیل کے سوکھنے پر آپ کو بجا طور پر افسوس ہوا۔ تمازتِ آفتاب کا وقت بڑی بیتابی سے آپ نے گزارا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے الہام کیا کہ ایک بیل کے سوکھنے پر تو تجھے افسوس ہے کہ جسے تو نے لگایا بھی نہیں۔ پالا بھی نہیں۔ پروان نہیں چڑھایا۔ کیا میں ایک لاکھ سے زائد نفوس کی بستی کو تباہ کردیتا درانحالیکہ وہ توبہ و استغفار کر رہے تھے اور ان میں ایک بہت بڑا حصّہ ایسے لوگوں کا بھی ہے جو کہ مجبور و مقہور ہیں اور قوم کے گناہوں میں ایک حد تک شریک بھی نہیں۔ آپ کو یہ بتایا گیا کہ انذاری پیشگوئی رجوع الی اللہ اور توبۃ النصوح سے مشروط ہوتی ہے۔ اگر کوئی قوم رجوع کرلے تو پیشگوئی ٹل جاتی ہے۔ حضرت یونس کے بعد آنے والے ایک پیغمبر نے پیشگوئیوں کے اس اصل کو یوں بیان کیا ہے:۔

"تب خداوند کا کلام مجھ پر
نازل ہوا اور فرمایا کہ
اگر کسی وقت میں کسی قوم
اور کسی سلطنت کے حق میں
کہوں کہ اسے اکھاڑوں۔
توڑ ڈالوں اور ویران
کروں۔ اور اگر وہ قوم
جس کے حق میں میں نے یہ کہا
اپنی بُرائی سے باز آئے
تو میں بھی اس بلا سے جو
میں نے اس پر لانے کا
ارادہ کیا تھا باز آؤں گا۔"

(یرمیاہ $\frac{۱۸}{۷ تا ۱۰}$)

حضرت یونس کی اجتہادی غلطی اب دور ہوچکی تھی۔ آپ کو اطمینان ہوا کہ قوم نے رجوع کرلیا ہے۔ اہلِ نینوی نے بھی آپ کو ڈھونڈ نکالا۔ وہ ایمان کی دولت سے مالا مال ہوگئے۔

اب وہ اتنے متحد اور طاقتور تھے کہ آشوری حاکم ان پر ظلم نہیں توڑتے تھے۔ اگر وہ زیادتی کرتے تو زبردست احتجاج ہوتا۔ حکومتِ وقت کو ان کی خواہشات کے مطابق جھکنا پڑا اور ان کو ساتھ لے کر چلنا پڑا۔ رسوا کن سلوک کی بجائے رحمت و ملاطفت کے سلوک نے لے لی۔ عوام کو بھی دنیوی

فوائد حاصل ہوئے۔ غلاموں نے چین کا سانس لیا۔

اب حضرت یونسؑ نے بنی اسرائیل کو بشارت دی کہ دمشق، حماۃ اور بحرِ میت کے مقبوضات تمہیں واپس مل جائیں گے۔ اسرائیل کی پرانی حدود بحال ہوجائیں گی۔ آشوری آرامیوں سے الجھے ہوئے ہیں۔ اگر اس وقت آرامیوں پر حملہ کرکے اپنے مقبوضات واپس لے لئے جائیں تو یہ ایک بہترین موقع ہے۔ تمہاری فتح و ظفر کا فیصلہ آسمانوں پر ہوچکا۔ بنی اسرائیل آشوریوں کی طرف سے بکلی مطمئن تھے۔ یربعام ثانی، شاہ اسرائیل نے ان حالات سے فائدہ اٹھایا۔ قوم کے اندر جہاد کا جذبہ ابھارا گیا۔ بنی اسرائیل نے دشمنوں سے وہ سارے مقبوضات چھین لئے جن پر اُن کا غاصبانہ قبضہ تھا۔ حضرت یونسؑ کی خوشخبری بنی اسرائیل کے لئے آیۂ رحمت تھی۔ ان کی بے بسی و بے چارگی دور ہوگئی۔ بائیبل کا وقائع نویس لکھتا ہے کہ یرُبعام نے

"خداوند اسرائیل کے
خدا کے اس سخن کے مطابق
جو اس نے اپنے بندہ اور
نبی یونس بن امتی کی معرفت
فرمایا تھا کہ اسرائیل کی حد
کو حماۃ کے مدخل سے میدان
کے دریا (بحرِ میت) تک
پھر پہنچا دیا۔ اس لئے کہ
خداوند نے اسرائیل کے
دکھ کو دیکھا کہ وہ بہت
سخت ہے۔ کیونکہ نہ تو کوئی
بندھا ہوا نہ آزاد چھوڑا
ہوا رہا۔ اور نہ کوئی اسرائیل
کا مددگار تھا۔ اور خداوند
نے یہ تو نہیں فرمایا تھا کہ میں
رُوئے زمین پر سے اسرائیل
کا نام مٹا ڈالوں گا۔ سو اسنے
ان کو یُوآس کے بیٹے یرُبعام
کے وسیلہ سے رہائی دی۔"

(سلاطین ۲ $\frac{۱۴}{۲۳ - ۲۷}$)

حضرت یونس کا مشن نینوی کے مجبور اور مقہور انسانوں کے لئے کامیاب رہا۔ بنی اسرائیل سے اشور کی عداوت اور دشمنی کم ہوئی۔ ان کے اندر قوتِ مقاومت پیدا ہوئی اور انہوں نے قوموں کی برادری میں اپنا سابقہ مقام حاصل کرلیا۔

حضرت یونس اپنے مشن کے اختتام پر کعبۃ اللہ کے حج کے لئے بھی گئے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کشفی طور پر آپؑ کے حج کا نظارہ کیا۔ آپؐ نے دیکھا کہ مکہ و مدینہ کے درمیان یونس نبی ایک سرخ رنگ کی اونٹنی پر سوار اللّٰھمّ لبّیک کہتے ہوئے کشاں کشاں کعبۃ اللہ کی طرف بڑھ رہے ہیں۔

حج کعبۃ اللہ کے بعد حضرت یونس علیہ السلام کا ۱۲۰ سال (یا بعض روایات کی رو سے ۱۳۰ سال) کی عمر میں انتقال ہوگیا۔ آپؑ کی قبر نینوی کے کھنڈروں میں بتائی جاتی ہے۔ نینوی کے ایک خرابہ کا نام "نبی یونس" ہے۔ اس میں ایک مسجد کے نیچے آپ کی روایتی قبر ہے (واللہ اعلم) یہ ہیں یونس نبی کے قرآنی حالات، تاریخ اور آثارِ قدیمہ کی روشنی میں!

ہر صاحبِ استطاعت احمدی
کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل
خود خرید کر پڑھے

ولادت

برادرم مکرم کیپٹن راجہ محمد اسلم صاحب حال کوئٹہ کو اللہ تعالیٰ نے ۱۴ر اپریل ۶۶ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم مرزا محمد صدیق بیگ صاحب آف قصور کا نواسہ اور مکرم راجہ خان بہادر صاحب کا پوتا ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور خاندان اور سلسلہ کے لئے مبارک کرے۔ آمین۔

(سعید احمد عالمگیر۔ ربوہ)

یہ عینک کس کی ہے

غلّہ منڈی کے قریب ریلوے لائن پر سے ایک عینک ملی ہے جس صاحب کی ہو دفتر ایڈیٹر الفضل سے حاصل کرلیں۔

ایک غیر احمدی دوست کے تاثرات

مکرم احسان اختر صاحب چوہدری پریس رپورٹر ہنا لچند سٹریٹ سیالکوٹ

میرا پختہ یقین اور ایمان ہے کہ جب ہم اپنے اختلافات کو بھول کر سکون قلب سے ہر بات کو پرکھنے، دیکھنے اور سمجھنے کے لئے بیٹھیں گے تو ہم پر یہ امر روز روشن کی طرح عیاں ہو جائے گا کہ اگر جماعت احمدیہ غیر ممالک میں تبلیغ اسلام اور خدمت دین کا کام نہ کرتی تو آج اسلام کے دشمن عیسائی اور اسرائیلی فرقے غالب آچکے ہوتے۔ یہ بات شاید بہت کم لوگ جانتے ہوں گے کہ یورپ میں عیسائی مشنریوں کے پادری اسلام کے خلاف پوری طرح منظم ہو کر نبرد آزما ہیں اور وہ ہر طریقہ ہر حربہ ہر چال کے علاوہ دیگر اقسام کے لالچ دے کر بھی لوگوں کو دائرہ عیسائیت میں داخل کرنے کے لئے کمربستہ ہو چکے ہیں۔ ان کے اس کام میں بہت سی حکومتیں پشت پناہی کر رہی ہیں۔ لاکھوں کروڑوں روپیہ پانی کی طرح بہایا جا رہا ہے۔ پسماندہ علاقوں میں سکول اور کالج قائم کر کے وہاں مفت تعلیم کے ذریعہ ناپختہ ذہنوں میں دینِ محمدی سے نفرت کا بیج بویا جا رہا ہے ہسپتالوں میں لاکھوں روپے کی قیمتی ادویات تقسیم کر کے اور مفت علاج کے بہانے سے غیر ترقی یافتہ اور تعلیم سے نابلد لوگوں کے جھنجوں میں اسلام دشمنی کا نجکشن لگائے جا رہے ہیں۔ ذرا خدا لگتی کہئے کہ آج کس نے اور آپ نے ان کی اسلام کش پالیسی کا موثر اور بھرپور جواب دینے کے لئے کونسے اقدامات کئے۔

دور نہ جائیے اپنے ملک کو ہی لیجئے۔ اگر ہم وہاں کے لوگوں کے اعداد و شمار جمع کریں تو ہمیں معلوم ہوگا کہ ہمارے لاکھوں مسلمان بھائی ہماری لاپرواہی کی قربان گاہ پر بھینٹ چڑھ کر عیسائی بن چکے ہیں اور اس امر کی بازگشت ہماری اسمبلیوں میں بھی گونج چکی ہے۔ اسکے برعکس ہم کرتے کیا ہیں صرف یہ مطالبہ کہ سرزمین پاکستان میں عیسائی تبلیغی مشنریوں اور دیگر اداروں پر پابندی لگا دی جائے ہم عیسائیوں کو خدا اور اس کے رسول اکرم اور قرآن کے بتائے ہوئے راستہ کے مطابق ان کو منہ توڑ جواب دینے کی ہرگز کوشش نہیں کرتے اس سے ہماری ذہنی ماندگی اور ذہنی شکست کا پہلو اجاگر ہوتا ہے۔ لیکن اس کے برعکس وہ لوگ جنہیں ہم نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں وہی لوگ قرآن کریم کی روشنی میں اندرون ملک اور غیر ممالک میں عیسائی مشنریوں کو موثر اور منہ توڑ جواب دے کر لاجواب کر دیتے ہیں —!!

ہم صرف اپنے گھروں، اپنی گلی محلوں اور سڑکوں بازاروں میں ہی اپنے اپنے عقائد و نظریات کے جھگڑوں کو ہی طول دیتے ہیں اور بشر و نور کی تشریح کی بحث میں معروف رہتے ہیں۔ کیا ہم نے کبھی یہ بھی سوچا کہ دس کروڑ اسلامیان پاکستان اور مسلم ممالک کو چھوڑ کر یورپ، ایشیا، لاطینی امریکہ اور افریقہ کے تاریک براعظموں سے ہمارے دین اسلام کے خلاف کتنے بھیانک اور خوفناک منصوبے زیر عمل ہیں؟ ہم نے آج تک کتنے وفود کتنے تبلیغی مشن اسلام کی حفاظت اور تبلیغ کے لئے غیر ممالک روانہ کئے؟ عیسائیت کے بھرپور اور منظم پراپیگنڈہ اور مشنریوں کے ہتھکنڈوں کا موثر جواب دینے کے لئے کونسے ذرائع اختیار کئے۔ میں جانتا ہوں کہ میرے غیر احمدی بھائی کوئی معقول جواب دینے کے

- - - - - - - - - - - -

- - - - - - - - - - - -

بجائے مجھے بہت سے خطابات سے نوازیں گے لیکن اگر حق بات اور سچ کہنے والے لوگوں کی بات بغیر کسی مخالفت کے فوری طور پر دل میں اتر جائے تو آج روئے زمین پر اسلام ہی اسلام ہوتا اور ہر شخص ایک خدا ایک نبی اور ایک دین کا ہی پیروکار ہوتا —!!

آیئے آج میں آپ کو ان لوگوں کی خدمات اسلام سے روشناس کراتے ہوئے ان کی دین سے محبت اور سچی لگن سے بھی متعارف کراؤں جن کے لئے ہمارے دلوں میں محبت، خلوص اور احترام کا فقدان ہے —!!

اسلام ہمیں آپس میں بیر رکھنا سختی سے منع کرتا ہے اور یہ اسلام ہی کا سنہری اصول ہے کہ ہر کسی کی بات کو ٹھنڈے دل و دماغ سے سنو اس پر سوچو اس کو سمجھنے کی صلاحیت اپنے اندر پیدا کرو اور پھر اسکو اپنی بات اس طرح سمجھاؤ کہ اس کے دل و دماغ کے تار جھنجھنا اٹھیں اور وہ آپ کی دعوت پر فوراً لبیک کہہ اٹھے۔

جماعت احمدیہ نے یورپ ایشیا کے پر رونق شہروں اور افریقہ کے تاریک جنگلوں میں خدا کے دین کی آواز پہنچانے کے لئے سینکڑوں مسجدیں تیار کرائی ہیں۔ جن سے اللہ اکبر کی آوازیں کفر کے ظلمت کدوں پر تازیانے بن کر پڑتی ہیں۔ دنیا کے دور دراز ملکوں میں جہاں بہت کم ترقی یافتہ لوگوں کا گزر ہوتا ہے۔ دین اسلام کی تعلیم کے لئے مختلف اقسام کے ادارے قائم کئے ہیں۔ جن میں مذہب سے نابلد لوگ داخل ہو کر کندن بن کر نکلتے ہیں۔ تاریک براعظم کے گھنے اور ڈراؤنے جنگلوں میں وحشی قبائل رہتے ہیں۔ جن کے علاقوں میں دن کو جاتے ہوئے خوف آتا ہے۔ وہاں جماعت احمدیہ کے مبلغ دین اسلام کی آواز پہنچا کر اپنی اسلام دوستی اور تبلیغ اسلام کی حق خدمت کرنا اپنا فرض منصبی سمجھتے ہیں۔

اسلام کے یہ مجاہد خدمت دین کے لئے اپنی زندگی وقف کر کے دن کے آرام اور رات کے سکون تک کو خیر باد کہہ کر اپنے ملک سے اپنے بیوی بچوں سے لاکھوں میل دور دوستوں اور عزیزوں کی محبت کو دین کی محبت پر قربان کر کے اسلام کے ایک ادنیٰ سپاہی کی حیثیت سے بے لوث خدمات سرانجام دیتے ہیں۔ ان کے راستہ میں سینکڑوں قسم کی مشکلات اور رکاوٹیں دیوار بن کر ان کا راستہ روکے کھڑی ہوتی ہیں۔ لیکن مذہب کے دیوانے خدا وند تعالیٰ کی تائید و نصرت میں ہر تکلیف کا مردانہ وار مقابلہ کرتے ہوئے اپنے مشن کو مکمل کرنے میں مصروف رہتے ہیں۔ عیسائی مشنریوں کے دشمن ایجنٹ ان پر حملے کرنے سے گریز نہیں کرتے۔ لیکن جب مبلغین اسلام خدا اور نبی کریم صلعم کا نام لے کر میدان عمل میں اترتے ہیں تو عیسائی مشنری اپنا بوریا بستر لپیٹ کر بھاگ جاتے ہیں۔ اگر ان کے پاس سچائی نہ ہو اور وہ حق پر نہ ہوں تو اسلام کے دشمنوں کے پاؤں کبھی نہ اکھڑتے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اسلام کے سپاہی کے ساتھ خدا کی تائید اور اس کی رحمت بھی شامل حال ہوتی ہے۔

آیئے اب ہم اپنے ماحول کی طرف پلٹ آئیں اور دیکھیں کہ ہم کیا ہیں اور احمدی کیا ہیں اس وقت ہمارے گھریلو ماحول سامنے ہیں۔ سب سے پہلے ایک گھر ہمارا (یعنی غیر احمدی) ہے سچے اور ایمان لگتی کہیئے کہ ہمارے بچوں اور بڑوں میں کتنی تعداد ایسی ہے جو پانچوں وقت نماز پڑھتی اور اسلام کے تمام حقوق و اصول پر کاربند ہے؟ اور اب ہمارے سامنے ایک احمدی گھر کا ماحول ہے ایک بچے سے لے کر ایک بڑے شخص تک سبھی نماز کے پابند ہیں۔ سبھی حق اور سچائی کی تلاش میں مصروف عمل ہیں جبکہ ہمیں دوسرے کاموں سے ہی فرصت نہیں ملتی ہمیں کسی کے عقائد پر نکتہ چینی کرنے سے پیشتر اولاً اپنے کردار اور ماحول کو اسلام کے سانچے میں ڈھالنا چاہیئے —!! ہمارے ناپختہ بچوں کے ذہنوں میں احمدیت کے متعلق طرح طرح کی باتیں ڈال کر انہیں بنیادی طور کچھ سمجھنے کچھ سوچنے کے نااہل بنا دیا جاتا ہے۔ میں ایک غیر احمدی ہونے کی حیثیت سے اپنے حالات سے روشناس کرانا ہوں۔ جن دنوں میں لاہور تھا میرے حلقۂ احباب میں کیپٹن حاجی احمد ایاز خان صاحب جناب چوہدری محمد اشرف صاحب بانی اسلامک ریسرچ سنٹر و ایم عالم علوی مینیجنگ ایڈیٹر رعدیل، ہوا کرتے تھے اور کبھی کبھار مجھے رعدیل، کے لئے کچھ ادبی مواد پر تبادلہ خیالات کرنے پاکستان کے مشہور شاعر اور نامور ادیب جناب ثاقب زیروی ایڈیٹر و مالک ہفت روزہ لاہور کی خدمت میں جانے کا موقعہ ملتا رہا۔ بعد ازاں میں سیالکوٹ آگیا مفت روزہ "صدائے قوم" کی ادارت میں بھی رہا سیالکوٹ میں میرے اچھے دوستوں میں شیخ نور الدین صاحب و شیخ شمس الدین صاحب چوہدری ظفر اللہ صاحب کے افراد خاندان مثلاً چوہدری مسعود نصر اللہ صاحب ڈسکہ والے قابل ذکر ہیں حتیٰ کہ زمانہ طالب علمی میں میرے دو عزیز ترین دوست مرزا محمد اسلم اور مرزا عبد القیوم ہوا کرتے تھے۔ لیکن آج تک میرے کسی بھی دوست یا مہربان نے مجھے احمدیت میں داخل ہونے کے لئے کوئی سنہری باغ یا لالچ نہیں دیا۔ البتہ میرے ایک مہربان بزرگ دوست کیپٹن حاجی احمد ایاز صاحب ایڈووکیٹ نے مجھے نماز پڑھنے اور خدا کی مخلوق سے پیار کرنے کو ضرور کہا۔ جب تک ہم خود کسی بات کو تسلیم کرنے پر رضامند نہ ہوں تو بھلا دوسرا آپ کو مجبور کس طرح کر سکتا ہے آپ کسی بھی احمدی کو لے لیجئے وہ خلوص اور اخلاق کا مجسمہ نظر آئے گا۔

گزشتہ دنوں ہیڈ مرالہ میں اتفاقیہ طور میری ملاقات ربوہ کالج کے ایک فارغ التحصیل طالب علم محمد شریف چیمہ سے ہوئی جو کہ غیر احمدی ہے اور ہیڈ مرالہ واپڈا میں اوورسیر کے عہدے پر تعینات ہے۔ چیمہ صاحب نے ربوہ میں جنت اور دوزخ کی روایات کو قطعی طور پر تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ بعض ہمارے دوست بغیر دیکھے صرف سنی سنائی باتوں پر یقین کر بیٹھتے ہیں حالانکہ ربوہ کے تعلیمی اداروں میں سب کو مساوی حقوق حاصل ہیں نہ وہاں کوئی جنت ہے اور نہ کوئی دوزخ جس فرقے کا طالب علم وہاں تعلیم حاصل کرنا چاہے اسے احمدی طلباء کے برابر تعلیمی سہولتیں دی جاتی ہیں۔ چیمہ صاحب نے دوسرے شہروں کی نسبت ربوہ کے تعلیمی اداروں کے معیار کو بلند قرار دیا ہے یہ ایک اور پہلو ہے جو ہمیں احمدیوں کے اخلاق حسنہ اور بلند معیار زندگی کی طرف نشاندہی کرتا ہے۔ ہیڈ مرالہ میں اپنے اخبار کی طرف سے جرمن فرم اور مزدوروں کی کشمکش پر حالات جاننے کے لئے گیا تھا۔ وہاں میں ایک مزدور سے لے کر پراجیکٹ ڈائریکٹر جناب بی کے بابا صاحب جرمنی فرم کے ایڈمنسٹریٹو مسٹر پلز برگ اور فرم کے سیکرٹری مسٹر رفیق چانن سے بھی ملاقاتیں کیں جو کہ احمدی ہیں اور سوئٹزرلینڈ کا باشندہ۔ ہیڈ مرالہ میں مجھے مزدوروں نے بتایا کہ تنازعات کو حل کرنے میں مسٹر چانن رفیق ذاتی دلچسپی لے کر لیبر کے حقوق کی نگہداشت کرتے ہیں حالانکہ مسٹر رفیق چانن احمدی ہیں اور مزدور تقریباً غیر احمدی مسٹر چانن سوئٹزرلینڈ کے رہنے والے ہیں انہیں اگر ہمارے مزدوروں سے ہمدردی ہے تو صرف ایک کلمہ گو اور دین اسلام کی محبت کی وجہ سے

حضور نبی کریم محمد مصطفیٰ صلعم فرماتے ہیں کہ تمہارا کوئی ہمسایہ رات کو بھوکا نہ سوئے۔ بے روزگار نہ ہو۔ اگر کوئی ایسا ہو تو فوراً اسکی مدد کرو بے شک رازق اللہ تعالیٰ کی ذات ہے لیکن کیا ہم نے کبھی اس پر عمل کیا؟ اسکے برعکس احمدی حضرات میں آپ کو کوئی شخص ایسا نہ ملے گا۔ کیونکہ ان میں اتفاق اور یکجہتی ہے اللہ تعالیٰ بھی ان کی مدد کرتا ہے جو اسکی غریب مظلوم مخلوق کے کام آئیں —!!

چوہدری حبیب اللہ صاحب مرحوم آف کرونڈی کا ذکرِ خیر

مورخہ ۲۵/۴/۶۲ کو ۱/۲ ۹ بجے شب چوہدری حبیب اللہ صاحب اپنے حقیقی مولا کو جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

چوہدری صاحب چک ۵۵ گ ب تحصیل جڑانوالہ ضلع لائلپور کے رہنے والے تھے جب آپ احمدی ہوئے اس وقت آپ کے گاؤں میں کوئی احمدی نہیں تھا۔ مگر آپ نے پوری استقامت دکھائی۔ اس وقت آپ کا ایک ہی لڑکا تھا جو آپ کے کام میں شریک تھا مگر آپ نے اس کو وقف کر دیا۔ وہ اب بھی ہندوستان میں مبلغ کے طور پر کام کرتا ہے۔

جب اپنے گاؤں میں بہت مخالفت ہوئی تو آپ اس گاؤں سے ہجرت کر کے سندھ میں آ گئے۔ شروع شروع میں آپ گوٹھ نختے خاں میں آئے بعد میں قریباً ۱۹۴۹ء میں کرونڈی تشریف لے آئے۔ اور آخر دم تک کرونڈی میں ہی مقیم رہے۔ کرونڈی میں آتے ہی آپ کو جماعت نے سیکرٹری مال منتخب کر لیا۔ اس عہدہ پر عرصہ نو سال تک آپ کام کرتے رہے۔ اور کام کو نہایت ہی خوش اسلوبی سے انجام دیا۔ آپ معمولی پڑھے لکھے تھے اور کرونڈی کی جماعت کافی بڑی تھی پھر بھی آپ نے کام میں کوئی نقص پیدا نہیں ہونے دیا۔

آپ کی ہمیشہ یہ کوشش رہتی کہ جماعت کے ذمہ کوئی کسی قسم کا بقایا نہ رہے۔ اپنے چندے سب سے زیادہ اور پہلے ادا کرنے کی کوشش کرتے رہے۔ بیوی اور بچوں کے چندے بھی اپنے پاس سے ادا کرتے تھے۔ آپ کی وفات کے پانچ چھ روز پہلے خاکسار تیمارداری کے لئے گیا کافی دیر صحت کے متعلق پوچھتا رہا۔ جب میں واپس آنے لگا۔ تو مجھے بٹھا لیا اور کہنے لگے کہ اب آپ سیکرٹری مال ہیں آپ کچھ چندہ لینے جا دیں اسی وقت مبلغ تیس روپے چندہ دیا۔ اور قریب آپ کے بچے بیٹھے ہوئے تھے ان کو نصیحت کرنے لگے۔ کہ چندہ دینے سے انسان کو بڑی برکتیں نصیب ہوتی ہیں۔ چندہ دینے سے مال میں کمی نہیں بلکہ ترقی ہوتی ہے۔

نمازوں میں باقاعدہ بلکہ تہجد گزار تھے۔ مسجد کے ساتھ عشق تھا۔ جماعت کی موجودہ مسجد کی تعمیر میں آپ نے کافی حصہ لیا۔ دعا گو تھے۔ سچی خوابیں آتی تھیں۔ عرصہ چھ سات سال سے آپ کرونڈی کے قریب اپنی زمین پر چلے گئے تھے وہاں نمازیوں کو ساتھ ملا کر باجماعت پڑھا کرتے تھے۔ آپ کے ذریعہ سے کافی احباب احمدیت میں داخل ہوئے

آپ مہمان نواز تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے بہت شغف تھا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتب کثرت سے پڑھتے۔ اخبار الفضل باقاعدگی سے منگواتے تھے اور سب کا سب پڑھتے تھے۔ سلسلہ کے دیگر رسالہ جات بھی منگواتے اور پڑھتے تھے۔ وفات کی خبر سنتے ہی تمام احباب جماعت آپ کی گوٹھ میں پہنچ گئے اور تجہیز تکفین میں حصہ لیا۔ آپ موصی تھے۔ اس لئے آپ کو اپنی گوٹھ میں امانتاً دفن کر دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی اولاد کو توفیق دے کہ وہ اولین وقت میں آپ کا تابوت ربوہ پہنچا سکیں۔

آپ عرصہ ڈیڑھ ماہ سے بیمار تھے کافی علاج معالجہ کے باوجود بھی کوئی افاقہ نہ ہوا۔ آخر اسی بیماری میں اللہ کو پیارے ہو گئے۔ اپنے پیچھے اپنی یادگار ایک بیوہ کے علاوہ چار لڑکے چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان سب کا حافظ و ناصر ہو۔ اور دینی دنیوی ترقیات سے نوازے اور چوہدری صاحب کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت کرے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔

(شریف احمد دیہ خعوی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کرونڈی ضلع خیرپور)

مجالس اطفال الاحمدیہ کے لئے

اطفال کے مرکزی امتحانات ۲۷ مئی بروز جمعہ ہو رہے ہیں۔ امید ہے اطفال ان کی تیاری کر رہے ہوں گے۔ ان امتحانات میں تمام اطفال کا شریک ہونا ضروری ہے ناظم اطفال کو جتنے شریک امتحان ہونے کی توقع ہو اتنے پرچے دفتر سے منگوا لیں۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

۳۔ میرے بڑے بھائی احمد الدین صاحب چیمہ عزیز پور ڈگری میں بیمار ہیں۔ ان پر فالج کا حملہ ہوا۔ جس کی وجہ سے سخت تکلیف ہے احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے۔

(چوہدری محمد ابراہیم صدر جماعت احمدیہ عزیز پور)

دعائیہ فہرست وصولی چندہ تحریک جدید سال ۲۲/۳۲

اپنا چندہ تحریک جدید ۳۱ مارچ تک ادا کرنے والے افراد کی متعدد فہرستیں اشاعت پذیر ہو چکی ہیں۔ مزید ایک قسط درج ذیل ہے۔ ان کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

(وکیل المال اول)

چوہدری ظہور احمد صاحب	راولپنڈی	۳۰/-
منزہ بجۃ الکبریٰ صاحبہ	"	۱۶/۲۵
لفٹنٹ کرنل نصیر احمد شاہ صاحب	"	۱۰۱/-
ڈاکٹر احسان الحق صاحب	سرگودھا	۲۳۰/۰۰
بشیر الدین احمد صاحب بمعہ خاندان	"	۲۱۵/۰
عبدالمنان صاحب ناشید بمعہ اہلیہ	"	۱۴۷/-
راجہ نصر اللہ خاں صاحب	مسجد "	۱۵/۰۰
ظفر محمد صاحب	"	۱۰/-
حمید اللہ صاحب ڈار	"	۱۰/-
محمود احمد صاحب پرواز	"	۱۲/۰۰
چوہدری محمد اقبال صاحب	"	۱۰/۲۵
ثریا بیگم صاحبہ	"	۱۰/۰۰
لال دین صاحب	"	۱۰/-
مرزا عبدالحق صاحب	"	۱۵/-
بابا اسمٰعیل صاحب	"	۱۰/-
ایوب احمد صاحب بمعہ خاندان	"	۱۱۰/-
راحت احمد صاحب فرخ بمعہ اہلیہ	"	۷۰/-
شیخ منور احمد صاحب	"	۱۰/۲۵
ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب	"	۱۱/۰۰
ناصر احمد خاں صاحب	"	۱۵/-
قاضی غلام یحیٰی صاحب بمعہ اہلیہ محترمہ	"	۱۰/-
چوہدری بشیر محمود صاحب معہ اہلیہ و بچگان	"	۴۲/۵۰
ملک انور احمد صاحب معہ اہلیہ و بچگان ورسول اکرمؐ، حضرت مسیح موعودؑ، المصلح الموعودؓ		۳۴/۲۵
چوہدری محمد طفیل صاحب	راولپنڈی	۲۰/-
شیخ محمد رفیق صاحب	گوجرخان	۱۱/-
شیخ حبیب اللہ صاحب معہ اہلیہ و بچگان	"	۴۲/۵۰
ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب	"	۲۹/-
شیخ محمد عبداللہ صاحب معہ اہل وعیال	"	۱۲/-
خواجہ عبدالرحمٰن صاحب	"	۴۰/-
خواجہ عبدالواحد صاحب	"	۵۱/-
قاضی محمد علی صاحب معہ اہل وعیال و بزرگان سلف حضرت مسیح موعودؑ	کلر سیداں	۳۵/-
چوہدری غلام محمد صاحب	چنگا بنگیال	۱۰/-
جمال دین صاحب	پنڈ بیگوال	۱۰/-
بشیر احمد صاحب	"	۱۰/۱۲
ماسٹر نیاز احمد صاحب	"	۱۰/۱۲
یار محمد صاحب	"	۱۰/۱۲
محمد صادق صاحب	"	۱۰/۱۲
عبدالقدیر صاحب (معہ برادر عبدالعزیز صاحب)		۱۰/۹۵
بابو محمد یامین صاحب	"	۱۰/۲۵
صلاح محمد صاحب	"	۱۰/۱۲
محمد عبداللہ صاحب بشیر احمد صاحب	"	۱۰/۷۱
عبدالعزیز صاحب محمد شفیع صاحب	"	۱۱/۸۱
منظور احمد صاحب		۱۰/۶۹
گل محمد، افضل، فضل کریم	"	۱۱/۴۴
سید محمد صاحب محمد یوسف صاحب	"	۱۱/۰۹
لعل بی بی صاحبہ محمد حسین صاحب	"	۱۰/۲۶
دوست محمد، احسیہ محمد صاحب		۱۱/۷۱

درخواست ہائے دعا

میرے دادا جان نواب دین صاحب عرصہ سے بیمار ہیں اور آجکل کچھ زیادہ تکلیف ہے۔

(طارق محمود والد مستری غلام رسول صاحب منڈی بہاء الدین)

۲۔ میرے برادر حقیقی ڈاکٹر عبدالمالک خاں صاحب کچھ عرصہ سے لگاتار بیمار چلے آ رہے ہیں اور اب ان کی حالت تشویشناک ہے۔ عبدالرزاق خان ربوہ احباب ہر دو کے لئے دعا فرماویں۔

البشریٰ

جامعہ احمدیہ کی طرف سے عربی میں شائع ہونیوالا سہ ماہی علمی و دینی مجلہ!

مدیر

مبارک احمد ملک

زرِ خریداری:- پانچ روپے سالانہ!

شائع کنندہ

جامعہ احمدیہ۔ ربوہ

ھوالشافی

چار خوراک میں شفاء

جوڑوں اور اعصاب کی درد، پرانا سر درد، کان کی پیپ، دمہ، بواسیر خونی و بادی، پرانے نکرے اور نسیر نگ کھانسی۔ اور بسا اوقات عموماً لا دوا سمجھی جاتی ہیں۔ لیکن بفضلہ تعالیٰ ان امراض کے لئے ہمارے "ہومیو مجربات" (CURATIVE SPECIFICS) بہت کامیاب ثابت ہوئے ہیں۔ ہر دوا کا مکمل کورس صرف چار خوراک قیمتی دس روپیہ ہے۔ طاقت کی پہلی دو خوراکوں کی قیمت سے ہی نمایاں فائدہ ہو جاتا ہے۔ بذریعہ منی آرڈر منگوا لیں تو پوری قیمت بذریعہ وی۔ پی سوا روپیہ زائد۔

(ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گوبیانہ ضلع ربوہ)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ مکمل سیٹ دس جلدوں میں۔ ہدیہ ۷۰ روپیہ علاوہ محصولڈاک الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ

کیتھولک کلیسا کے عقیدۂ تجرّد کے خلاف پادریوں کی بغاوت

۲۴ ہزار پادری ... خفیہ یا اعلانیہ شادی کر چکے ہیں۔

اسلام دین فطرت ہے۔ اس کے تمام احکام فطرت کے عین مطابق ہیں۔ اور زمان و مکان کا بُعد ان کی حقانیت کو کسی طرح بھی متاثر نہیں کرتا۔ اسلام کے برعکس بعض مذاہب فطرت کے تمام غیر فطری رجحانات کو فروغ دیتے ہیں اور انہیں نجات کا ذریعہ بتاتے ہیں مثال کے طور پر اسلام عائلی زندگی کی استواری پر نہایت زور دیتا ہے۔ اور اسے مقاصدِ فطرت کی تکمیل کا درجہ دیتا ہے۔ لیکن اس کے برعکس نصرانیوں کا ایک گروہ عائلی زندگی کو فطرت کی نفی اور نجات کی راہ میں حائل بتاتا ہے۔ اسی وجہ سے رومن کیتھولک فرقہ کے پادری شادی کو گناہ سمجھتے ہیں۔ اگر کوئی پادری شادی کر لیتا ہے تو اسے فرقہ سے نکال دیا جاتا ہے۔ اس قانون پر گزشتہ ایک ہزار برس سے پوری سختی کے ساتھ عمل کیا جا رہا ہے۔ لیکن یہ غیر فطری پابندی اس فرقہ کو کس مقام پر لے آئی ہے! اس کا اندازہ اس رپورٹ سے ہوتا ہے جو امریکی جریدہ "نیوز ویک" کی اشاعت مورخہ ۲۵ اپریل ۱۹۶۶ء میں شائع ہوئی ہے۔ اس رپورٹ سے اسلامی احکام کے عین فطری ہونے کا ایک اور ثبوت مہیا ہوتا ہے۔ ذیل میں اس رپورٹ کا اردو ترجمہ پیش کیا جاتا ہے۔

اس کا نام انتھونی گرانڈ والا ہے گزشتہ ہفتے وہ فلاڈلفیا (امریکہ) کے گرجا سینٹ پیٹرز برگ میں اخبار نویسوں سے مخاطب تھا۔ اس نے ایک ہاتھ اپنی خوبصورت بیوی کی کمر میں ڈالا ہوا تھا۔ اور دوسرے ہاتھ میں ۴ ماہ کا بچہ اٹھا رکھا تھا۔ اس نے اعلان کیا:-

"میں ایک پادری ہوں اور اس حقیقت کو چھپاتے چھپاتے تنگ آ چکا ہوں"

اس کے بعد ۴۱ سالہ پادری نے اپنے گناہ کا اعتراف کرتے ہوئے کہا "اب میں اپنے جیسے کوڑھیوں کے لئے ایک پناہ گاہ تعمیر کروں گا۔ کوڑھیوں سے مراد ایسے پادری ہیں جو کیتھولک فرقہ کے قانون تجرد سے بغاوت پر آمادہ ہیں اور شادی کرنے کے لئے پادریوں کے حلقے سے نکل آنا چاہتے ہیں۔ انتھونی نے بتایا کہ اگر کوئی پادری شادی کر لیتا ہے تو خود بخود مذہب سے خارج ہو جاتا ہے مگر وہ بے چارہ دنیوی امور سے بالکل واقف نہیں ہوتا لہذا دھکے کھاتا پھرتا ہے۔ انتھونی ایسے ہی پادریوں کی امداد کے لئے ایک مرکز قائم کرنا چاہتا ہے۔

اگر کوئی کیتھولک پادری اس قسم کی "حرکت" کرتا ہے تو مذہبی مطلع سے خود بخود غائب ہو جاتا ہے۔ مگر سابق پادری انتھونی نے علی الاعلان اپنی شادی کا اعلان کر کے اور اس ضمن میں کلیسیا کے احکام کو للکار کر کیتھولک فرقہ کے سربراہوں کے لئے مشکلات کا پشتارہ کھول دیا ہے۔ کیتھولک فرقہ کے نزدیک یہ مسئلہ اس قدر پریشان کن ہے کہ پوپ پال ششم نے اس پر ہر قسم کے بحث مباحثہ کی ممانعت کر رکھی ہے گزشتہ سال اکتوبر میں انہوں نے واضح طور پر اعلان کیا تھا کہ وہ اپنی پوری قوت سے نہ صرف اس مقدس اور قدیم قانون کو محفوظ رکھیں گے۔ بلکہ اس کے اطلاق کا بھی سختی سے اہتمام کریں گے۔" مگر ان کے برعکس انتھونی نے اعلان کیا ہے:-

"اگر کوئی پادری شادی کرتا ہے تو وہ انسان کے بنائے قانون کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ وہ خدائی قانون کی خلاف ورزی کا مرتکب نہیں ہوتا۔"

کلیسیا کے مورخوں نے انتھونی کے مؤقف کی تائید کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ نے شادی کی ممانعت کے ضمن میں یہ کہا تھا، "جو لوگ اس پر عمل کی قدرت رکھتے ہوں صرف وہی اسے قبول کریں۔"

عہد نامہ قدیم میں جن پادریوں کا ذکر آیا ہے وہ شادی شدہ تھے۔ خود سینٹ پیٹر شادی شدہ تھے اور ۱۰۷۶ء میں قانون تجرد کی موجودگی کے باوجود اربان ثانی پوپ بنے تھے۔ تاہم ۱۱۲۳ء میں پہلی مرتبہ رسمی طور پر کیتھولک کلیسیا نے پادریوں کے لئے شادی کی قطعی ممانعت کر دی۔ (بقیہ)

اب عام پادری قانون تجرد کے فرسودہ ہونے پر ایمان لے آئے ہیں اس کا ثبوت یوں ملتا ہے کہ گزشتہ ایک دہائی میں ۱۰ ہزار پادریوں نے پوپ سے پادری کے عہدہ سے نجات حاصل کرنے کی درخواست دی ہے یہ تو معلوم نہیں ہو سکا کہ ان میں سے کتنے درخواست دہندگان شادی کے لئے فرقہ سے علیحدہ ہونا چاہتے تھے۔ اسی طرح یہ بھی نہیں کہا جا سکتا کہ ان میں سے کتنے پادری خفیہ طور پر شادی کر چکے ہیں تاہم یہ بات یقینی ہے کہ بے شمار پادری خفیہ طور پر شادی کر لیتے ہیں اور پوپ کو اپنے اس اقدام سے مطلع نہیں کرتے۔ تاہم کلیسیا کے ذمہ دار حلقوں نے اندازہ لگایا ہے کہ امریکہ کے ۵۸ ہزار ۶ سو پادریوں میں سے ۵ ہزار پادری فرانس کے ۴۸ ہزار پادریوں میں سے ۴ ہزار پادری اور اٹلی کے ۶۲ ہزار پادریوں میں سے ۱۵ ہزار پادری اپنے دین سے خارج ہو چکے ہیں۔

کیتھولک کلیسیا کے لئے اس سے بھی بڑا مسئلہ یہ ہے کہ لوگوں میں پادری بننے کی خواہش تقریباً ختم ہو گئی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ عہد حاضر کے نوجوانوں کو تجرد اور علیحدگی میں کوئی تُک دکھائی نہیں دیتا۔ گزشتہ برس امریکی جریدہ نیشنل کیتھولک رپورٹر نے اسی سوال پر اپنے قارئین کی رائے طلب کی تھی۔ اس جواب میں لاتعداد خطوط موصول ہوئے تھے جن سے پتہ چلتا ہے کہ کیتھولک پادری تجرد کے سوال پر بحث کرنے کے حق میں ہیں۔

پوپ پال ششم نے روم میں آگ فرو کرنے کے لئے غیر ارادی طور پر بعض دوسری جگہوں پر آگ کو ہوا دی ہے۔ برازیل کے ۳۳ پادریوں نے تجرد سے دستبرداری کی درخواست دی اور دعویٰ کیا کہ انہیں سینکڑوں ساتھیوں کی حمایت حاصل ہے۔ اس کے بعد اٹلی کے ۳۰ پادریوں نے بھی ایسی ہی درخواست دی ہے امریکہ کے ایک جریدہ میں پادری کینیڈی کا مضمون شائع ہوا ہے جس میں انہوں نے لکھا ہے "میں مرد ہوں اور مجھے اپنی تکمیل کے لئے عورت کی ضرورت ہے"

(ماخوذ)

ہمارے زمیندار اور مزارع حضرات توجہ فرمائیں

فصل ربیع گندم کی کٹائی شروع ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے زمیندار مزارع حضرات کی کمائی میں زیادہ سے زیادہ برکت ڈالے تا اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے عزیز مالوں کی قربانی کر کے اس کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے والے ہوں۔ آمین۔

زمیندار اور مزارع حضرات کے بارے میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد بابرکت حسب ذیل ہے حضور ایدہ اللہ فرماتے ہیں:

(۱) "زمیندار احباب جن کی زمین زیر کاشت) دس ایکڑ سے کم ہو وہ ایک آنہ (چھ پیسے) فی ایکڑ اور اس سے زائد زمین والے دو آنہ (بارہ پیسے) فی ایکڑ کے حساب سے برائے تعمیر مساجد ممالک بیرون دیا کریں"

(۲)

"مزارع احباب جن کی مزارعت (زیر کاشت) دس ایکڑ سے کم ہو وہ دو پیسہ (تین نئے پیسے) فی ایکڑ اور زائد مزارعت والے ایک آنہ (چھ نئے پیسے) فی ایکڑ کی شرح سے مسجد فنڈ دیا کریں"

(وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

ماہنامہ "انصار اللہ" کی خریداری بڑھانے کے نیک کام میں تعاون فرمائیے (قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

نیا تعلیمی سال شروع ہو چکا ہے

احباب اپنے بچوں کو تعلیم الاسلام ہائی سکول میں داخل کرائیں

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک مثالی ادارہ ہے اور ہمیشہ سے بہترین نتائج دکھاتا آرہا ہے۔ اس لئے بیرون جات سے طلباء کی ایک کثیر تعداد یہاں داخلہ لیتی ہے۔ گزشتہ چند سال سے طلباء کی تعداد میں روز افزوں ترقی اس کے ہر دلعزیز ہونے پر دال ہے۔ مارچ ۶۵ء میں خدا تعالیٰ کے فضل سے صرف حصہ سیکنڈری کے طلباء کی تعداد ۱۳۷ تھی۔ اس میں ایک معتدبہ تعداد غیر از جماعت طلباء کی بھی شامل ہے۔

احباب جماعت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس قائم کردہ ادارہ سے فیض حاصل کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ اپنے بچوں اور عزیزوں کو یہاں داخل کرائیں۔ سکول میں اسلامی تعلیم اور ترجمہ قرآن مجید پڑھانے کا باقاعدہ انتظام ہے۔ بچوں کے لئے ثقافتی اور کھیل کے میدان میں ترقی کرنے کے سامان موجود ہیں۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ طلباء بورڈنگ ہاؤس میں نماز اور اسلام کے ارکان کی پابندی کرائی جاتی ہے اور وہ سلسلہ کے شب و روز کے مشاغل اور حالات سے واقف رہتے ہیں۔ مرکز میں رہ کر آپ کے بچے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور بزرگان جماعت کی نصائح اور ہدایات سے اکثر دبیشتر متمتع ہوتے ہیں جو بجائے خود ایک بہت بڑی سعادت ہے۔

سکول میں اعلیٰ تعلیم یافتہ اور تجربہ کار سٹاف موجود ہے۔ سائنس کی بہترین لیبارٹری کے علاوہ فنی تعلیم کا بھی مناسب انتظام موجود ہے۔

چونکہ نیا تعلیمی سال شروع ہو چکا ہے اس لئے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ نہ صرف اپنے بچوں کو سلسلہ کے اس مرکزی سکول میں داخل کرائیں بلکہ اپنے دوستوں کو بھی تلقین کریں۔ اس طرح آپ ہم خرما و ہم ثواب کے مصداق ہوں گے۔ جزاکم اللہ

(ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے خاکسار کو مورخہ ۲ مئی ۱۹۶۶ء بروز دوشنبہ پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری عبدالستار خان صاحب کا پوتا اور محترم چوہدری برکت علی خان صاحب مرحوم سابق وکیل المال تحریک جدید کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں گزارش ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے نومولود کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا فرمائے اور اسے نیک صالح اور خادم دین بنائے۔ آمین

عبدالرشید خان آف سرگودھا
دار الصدر غربی ربوہ

درخواست دعا

خاکسار کے ہم زلف مکرم میاں محمد اسحٰق صاحب سعودی چند روز سے بعارضہ سردرد شدید اور تشویشناک حد تک علیل ہیں۔ جملہ احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ اور دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میاں محمد اسحٰق صاحب کو شفائے کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔ (رشاء اللہ خان شبلی۔ ربوہ)

مسجد ڈنمارک کی سنگ بنیاد کی تقریب (بقیہ صفحہ اول)

اور مسجد کے مکمل ہونے پر یورپ میں جماعت احمدیہ کی کوششوں سے تعمیر ہونے والی مساجد کی تعداد چھ ہو جائے گی۔ قبل ازیں لندن۔ ہیگ۔ ہمبورگ فرانکفورٹ اور زیورچ میں عالیشان مساجد تعمیر ہو چکی ہیں۔ اب یہ چھٹی مسجد جس کا سنگ بنیاد محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے ۶ مئی ۱۹۶۶ء کو رکھا ہے۔ ڈنمارک کے دارالحکومت کوپن ہیگن میں تعمیر کی جا رہی ہے فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

سنگ بنیاد کی مبارک تقریب سے متعلق مبلغ اسکنڈے نیویا مکرم جناب کمال یوسف صاحب نے کوپن ہیگن سے جو کیبل ارسال فرمایا ہے اس کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

"کوپن ہیگن بذریعہ کیبل گرام۔ ۶ مئی ۱۹۶۶ء

الحمد للہ مورخہ ۶ مئی ۱۹۶۶ء بروز جمعۃ المبارک محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر تحریک جدید نے اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے درمیان مسجد ڈنمارک کا سنگ بنیاد رکھا۔ سنگ بنیاد رکھنے کی اس بابرکت تقریب میں محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب جج عالمی عدالت اور محترم جناب ایس ایم ظفر صاحب وزیر قانون حکومت پاکستان کے علاوہ ڈنمارک میں ایران کے سفیر، کوپن ہیگن کے دائش میئر، پاکستان، ترکی، انڈونیشیا اور متعدد دیگر ممالک کے سفراء کے نمائندوں اور مختلف ممالک کے مسلمانوں نے شرکت فرمائی۔ عالمی پریس، ٹیلی ویژن اور ریڈیو کے نمائندے بھی کثیر تعداد میں تشریف لائے ہوئے تھے۔ جمعہ کی نماز محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے پڑھائی۔ کمال یوسف"

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسجد بخیر و خوبی جلد پایہ تکمیل کو پہنچے اور یہ اسکنڈے نیویا میں اسلام کی اشاعت اور اس کی سربلندی کا ایک نہایت موثر ذریعہ ثابت ہو تا اسلام اس سرزمین میں جو تثلیث کا گڑھ سمجھی جاتی ہے۔ جلد از جلد غالب آئے نیز یہ بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ احمدی خواتین کی اس قربانی کو قبول فرمائے اور انہیں آئندہ بھی خدمت اسلام اور خدمت سلسلہ کی بیش از بیش توفیق سے نوازے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

حضرت سیدہ ام متین صاحبہ کی ایک ہفتہ کے دورہ پر لاہور میں تشریف آوری

خواتین کے مختلف جلسوں میں اہم دینی موضوعات پر ایمان افروز تقاریر

لاہور ۹ مئی (بذریعہ فون) حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ایک ہفتہ کے دورہ پر ربوہ سے مورخہ ۷ مئی کو یہاں تشریف لائی ہیں۔ اسی روز شام کو ۵ بجے ۱۰۱ ڈی ماڈل ٹاؤن لاہور میں محترمہ بیگم ڈاکٹر عباس علی شاہ صاحب سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کا جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد بیگم چوہدری غلام احمد صاحب نے حضرت سیدہ ام متین صاحبہ کا تعارف کرایا اور مقامی لجنہ کی طرف سے آپ کا خیر مقدم کیا۔

حضرت سیدہ ام متین صاحبہ نے اپنی پون گھنٹہ کی تقریر میں دس معیار مقرر کر کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ پر بہت عمدہ پیرایہ میں روشنی ڈالی۔ بیگم ڈاکٹر عباس علی شاہ نے اپنی تقریر میں اس بات پر زور دیا کہ جس طرح صدر اول میں خلفائے صاحبہ کے پرستار اتحاد و اتفاق کی برکت سے اوج کمال کو پہنچے تھے اسی طرح آج بھی ہمیں تفرقہ کو مٹا کر سچے دل سے متحد ہو جانا چاہیئے تاکہ ہم ایک منظم قوم ثابت ہو سکیں اور دنیا میں ترقی کر سکیں۔ پونے سات بجے شام حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے دعا کرائی اور یہ بابرکت جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ حاضری دو صد رہی۔

کل مورخہ ۸ مئی کو صبح ۹ بجے مسجد دارالذکر لاہور میں احمدیہ گرلز انٹرکالجیٹ ایسوسی ایشن کا جلسہ ہوا۔ حضرت ام متین صاحبہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ پر پون گھنٹہ تک تقریر کی۔ آج ۹ مئی کو صبح ۹ بجے مسجد دارالذکر میں جلسہ ہو رہا ہے اور کل دس مئی کو وائی ایم سی اے ہال میں سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا جلسہ منعقد ہوگا انشاء اللہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲